Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

# The Methodology of Mullā ʿAlī al-Qārī in the Interpretation of Gharīb al-Ḥadīth: An Analytical Study in the Light of *Mirqāt al-Mafātīḥ*

## ملا علی قاریؒ کے ہاں غریب الحدیث کی شرح کا منہج: مرقاۃ المفاتیح کی روشنی میں

**Dr. Misbah Ul Hassan**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, UOS

**Dr. Abdul Satar**
PhD, Department of Islamic Studies, UOS

## Abstract

The science of Gharīb al-Ḥadīth occupies a significant position among the sciences of Hadith, as it deals with the explanation of rare, unfamiliar, and linguistically complex words occurring in the Prophetic traditions. A proper understanding of such expressions is essential for deriving the intended meanings of the Sunnah and for avoiding misinterpretation. Among the eminent scholars who made a remarkable contribution in this field is Mullā ʿAlī al-Qārī (d. 1014 AH) through his celebrated commentary, *Mirqāt al-Mafātīḥ Sharḥ Mishkāt al-Maṣābīḥ*. This article examines his methodology in explaining Gharīb al-Ḥadīth by analyzing selected examples from *Mirqāt al-Mafātīḥ*.

The study demonstrates that Mullā ʿAlī al-Qārī did not follow a single rigid approach; rather, he adopted a comprehensive and flexible methodology according to the nature of each narration. His explanations combine linguistic analysis, grammatical discussion, references to authoritative Arabic lexicons, comparison of different narrations, and citations from earlier Hadith scholars such as al-Nawawī, Ibn al-Athīr, al-Khaṭṭābī, al-Zarkashī, and others. He also evaluates variant interpretations, discusses different vocalizations of words, and supports his preferred opinions with evidence from language and Hadith literature.

The article concludes that Mullā ʿAlī al-Qārī's approach reflects a profound mastery of Arabic language, Hadith sciences, and classical scholarship. His balanced and analytical method has made *Mirqāt al-Mafātīḥ* one of the most valuable references for understanding obscure expressions in the Prophetic traditions and has significantly contributed to preserving the authentic meanings of Hadith for later generations.

**Keywords:** Gharīb al-Ḥadīth, Mullā ʿAlī al-Qārī, *Mirqāt al-Mafātīḥ*, Hadith Commentary, Methodology, Arabic Lexicography, Mishkāt al-Maṣābīḥ

OPEN ACCESS



CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

## تمہید

غریب الحدیث کا علم علومِ حدیث میں ایک نہایت اہم مقام رکھتا ہے، کیونکہ یہ ان نادر، غیر معروف اور لغوی اعتبار سے پیچیدہ الفاظ کی تشریح سے بحث کرتا ہے جو احادیثِ نبویہ میں وارد ہوئے ہیں۔ ایسے الفاظ کا درست فہم سنتِ نبوی ﷺ کے حقیقی مفہوم تک رسائی اور غلط تعبیرات سے بچنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اس فن میں نمایاں خدمات انجام دینے والے جلیل القدر علماء میں ملا علی قاریؒ (متوفی 1014ھ) کا نام خصوصی اہمیت کا حامل ہے، جنہوں نے اپنی شہرۂ آفاق شرح مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کے ذریعے اس میدان میں گراں قدر علمی سرمایہ فراہم کیا۔ زیرِ نظر مقالہ مرقاۃ المفاتیح میں مذکور منتخب مثالوں کی روشنی میں ملا علی قاریؒ کے غریب الحدیث کی شرح کے منہج کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ ملا علی قاریؒ نے غریب الحدیث کی توضیح میں کسی ایک جامد یا محدود طرزِ عمل کو اختیار نہیں کیا، بلکہ ہر حدیث کی نوعیت اور اس کے سیاق و سباق کے مطابق ایک جامع، متوازن اور لچک دار منہج اپنایا۔ ان کی تشریحات میں لغوی تحقیق، نحوی و صرفی مباحث، معتبر عربی لغات سے استدلال، مختلف روایات کا تقابلی جائزہ، اور امام نوویؒ، ابن الاثیرؒ، خطابیؒ، زرکشیؒ اور دیگر ائمۂ حدیث کے اقوال سے استفادہ نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ مزید برآں، وہ الفاظ کی مختلف قراءات اور تلفظات کا ذکر کرتے ہیں، مختلف آراء کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں، اور زبان و حدیث کے معتبر دلائل کی بنیاد پر راجح موقف کو ترجیح دیتے ہیں۔

مقالے کے اختتام پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ملا علی قاریؒ کا منہج ان کی عربی زبان، علومِ حدیث اور کلاسیکی اسلامی علمی روایت پر گہری دسترس کا آئینہ دار ہے۔ ان کا متوازن، تحقیقی اور تجزیاتی اسلوب مرقاۃ المفاتیح کو احادیثِ نبویہ میں وارد غریب اور مشکل الفاظ کے فہم کے لیے نہایت معتبر اور قیمتی مراجع میں شامل کرتا ہے، اور اس کے ذریعے بعد کی نسلوں تک احادیثِ نبویہ کے صحیح اور مستند معانی کی حفاظت میں نمایاں کردار ادا کیا گیا ہے۔

لغوی اعتبار سے غریب کی جمع غرباء ہے جس کا معنی ہے اجنبی جو اپنے وطن سے دور ہو اور کلام میں غرابت کا مطلب مخفی اور چھپا ہونا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں اس سے مراد متن حدیث میں ایسے الفاظ جن کے قلیل استعمال کی وجہ سے ان کا معنی واضح نہ ہو اور ان کا مفہوم سوائے کتب لغت کی چھان بین کے سمجھ میں نہ آئے۔ رسول کریم ﷺ عربوں میں سب سے زیادہ فصیح تھے اور صحابہ کرام آپ ﷺ کے اکثر فرمودات کو سمجھتے تھے لیکن بعد کے ادوار میں لوگ حدیث کے الفاظ و معانی سے ناواقف ہوتے گئے اسی وجہ سے علم غریب الحدیث پروان چڑھا۔ علماء حدیث نے غریب الحدیث کی مختلف تعریفیں کی ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔


CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 25, 2026

## غریب الحدیث کی مختلف تعریفات

1۔حافظ تقی الدین عثمان بن عبد الرحمٰن المعروف ابن صلاحؒ (م۔606ھ) غریب الحدیث کی ان الفاظ میں وضاحت کرتے ہیں:

**وَهُوَ عِبَارَةٌ عَمَّا وَقَعَ فِي مُتُونِ الْأَحَادِيثِ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْغَامِضَةِ الْبَعِيدَةِ مِنَ الْفَهْمِ، لِقِلَّةِ اسْتِعْمَالِهَا** [1]

یہ عبارت ہے احادیث کے متن میں واقع پوشیدہ الفاظ سے جو اپنے کم استعمال کی وجہ سے سمجھ نہ آسکیں۔

2۔امام یحییٰ بن شرف النووی (م۔676ھ) اس کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں:

**غريب الحديث : هو ما وقع في متن الحديث من لفظة غامضة بعيدة من الفهم لقلة استعمالها** [2]

غریب الحدیث سے مراد حدیث کے متن میں آنے والے وہ پوشیدہ الفاظ ہیں جن کے کم استعمال کی وجہ سے ان کا معنی سمجھ میں نہ آئے۔

3۔شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد السخاویؒ (م۔902ھ) غریب الحدیث کی شرح یوں کرتے ہیں:

**مَا يَخْفَى مَعْنَاهُ مِنَ الْمُتُونِ;لِقِلَّةِ اسْتِعْمَالِهِ وَدَوَرَانِهِ، بِحَيْثُ يَبْعُدُ فَهْمُهُ وَلَا يَظْهَرُ إِلَّا بِالتَّنْقِيرِ عَنْهُ مِنْ كُتُبِ اللُّغَةِ**[3]

وہ الفاظ جن کے قلیل استعمال کی وجہ سے متن میں معنی مخفی ہو اسطرح کہ ان کا مفہوم سمجھ نہ آئے سوائے کتب لغت کی چھان بین کے علم الغریب کا شمار ان علوم میں ہوتا ہے جن کی احادیث کے معانی کی معرفت میں ضرورت پڑتی ہے اور حدیث پاک کی شرح میں اس کی واقفیت بہت ضروری ہے۔

4۔ امام احمدؒ بن حنبلؒ (م۔241ھ) سے غریب الحدیث میں سے ایک لفظ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

**سَلُوا أَصْحَابَ الْغَرِيبِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِالظَّنِّ فَأُخْطِئُ** [4]

اصحاب الغریب سے پوچھو، بے شک میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اپنے ظن سے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بارے میں کلام کروں۔

بہت سے علمانے غریب الحدیث پر کتابیں لکھیں لیکن اس بارے میں علمأ اصول حدیث کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس موضوع پر کس نے لکھا کہا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس موضوع پر نضر بن شمیل نے لکھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو عبیدہ معمر نے لکھا ان دونوں کے بعد ابو عبیدہ نے اس پر لکھا اور تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا اور نئی جدت لائے پھر ابن قتیبہ نے اس پر لکھا اور جو چیزیں ابو عبیدہ نے چھوڑ دی تھیں اس کو مکمل کیا۔اس کے بعد امام خطابیؒ نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور جو کچھ ابو عبیدہ اور ابن قتیبہ نے چھوڑ دیا تھا اس کو پورا کیا۔یہ کتب اس فن میں گویا امہات ہیں پھر اس کے بعد بھی متعدد کتابیں اس موضوع پر لکھیں گئیں جس میں بہت سی چیزوں کا اضافہ اور فوائد کا ذکر کیا گیا۔[5]

[1] تقی الدین عثمان بن عبد الرحمٰن ابن صلاح، معرفۃ انواع علوم الحدیث المعروف مقدمہ ابن صلاح (بیروت: دار الفکر،1406ھ)،1:272۔

[2] ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی، التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر والنذیر فی اصول الحدیث (بیروت: دار الکتب العربی،1405ھ)،1:87۔

[3] شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد السخاوی، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی (مصر: مکتبہ السنہ،1424ھ)،4:24۔

[4] ابن الصلاح، مقدمہ ابن الصلاح معرفۃ أنواع علوم الحدیث،272۔

[5] ابن الصلاح، مقدمہ ابن الصلاح معرفۃ أنواع علوم الحدیث،272۔

OPEN ACCESS



CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

## ملا علی قاریؒ کا غریب الفاظ کی شرح کا اسلوب:

ملا علی قاریؒ کا شمار ہمہ جہت شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، لغت اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت رکھتے تھے۔شرح حدیث میں غریب الفاظ کی شرح میں آپ کا کوئی ایک مستقل اصول نہیں ہے بلکہ وہ مختلف مقامات پر غریب الفاظ کی شرح میں مختلف طریقہ کار اپناتے ہیں۔بعض اوقات تفصیلی بحث کرتے ہیں تو کبھی مختصر وضاحت کرتے ہیں۔جب تفصیلی گفتگو کرتے ہیں تو اس میں لغوی بحث کرتے ہیں اور دوسری روایات بھی وضاحت میں پیش کرتے ہیں۔کہیں وہ لغات کا حوالہ بھی دیتے ہیں جس میں قاموس نمایاں ہے اور دیگر محدثین نے اس لفظ کی جو شرح کی اس کو بھی بیان کرتے ہیں جس میں خاص طور پر امام نووی کا حوالہ بہت زیادہ دیتے ہیں۔بعض مقامات پر اعراب کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔اب ذیل میں اس کی کچھ مثالیں دی جاتی ہیں۔

## غریب الفاظ کی مثالیں

1۔باب اسماء النبی ﷺ وصفاتہ کی فصل اول میں حضرت جابر بن سمرہ نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

**كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ، أَشْكَلَ الْعَيْنِ، مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ**[6]

رسول اللہ ﷺ کشادہ دہن تھے، آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے اور ایڑیاں کم گوشت تھیں۔

اس روایت میں ضلیع۔اشکل اور منہوس یا منہوش غریب الفاظ ہیں۔ملا علی قاریؒ ضَلِيعَ الْفَمِ کی وضاحت کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ ضلیع کا معنی وسیع ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اعلی فصاحت و بلاغت کی طرف اشارہ ہے اس کے بعد امام نوویؒ کے حوالے سے اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ ضلیع کا معنی عظیم ہے اور اسی کو اکثر آئمہ نے اختیار کیا۔اہل عرب اس کی تعریف کرتے ہیں اور صِغَرَ الْفَمِ کی مذمت کرتے ہیں۔

**أَيْ: وَسِيعَهُ، وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنْ غَايَةِ الْفَصَاحَةِ وَنِهَايَةِ الْبَلَاغَةِ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ أَيْ: عَظِيمَهُ هَكَذَا قَالَهُ الْأَكْثَرُونَ، وَهُوَ الْأَظْهَرُ. قَالُوا: وَالْعَرَبُ تَمْدَحُ بِذَلِكَ وَتَذُمُّ صِغَرَ الْفَمِ۔**[7]

یعنی اس کا وسیع ہونا یہ بہت زیادہ فصاحت اور انتہائی بلاغت سے کنایہ ہے۔امام نوویؒ نے کہا منہ کا عظیم ہونا اسی طرح اکثر نے کہا ہے اور یہی اظہر ہے۔انہوں نے کہا عرب اسکی تعریف کرتے ہیں اور منہ کے چھوٹا ہونے کی مذمت کرتے ہیں۔

اسی طرح أَشْكَلَ الْعَيْنِ کی وضاحت کرتے ہوئے سب سے پہلے قاموس کے حوالے سے اشکل کا معنی بیان کرتے ہیں کہ آنکھوں میں سرخی اور سفیدی کا اختلاط ہونا یا ایسی سفیدی جو سرخی پر غالب ہو۔

[6] مسلم بن الحجاج القشیری، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل الی رسول اللہ ﷺ (بیروت: داراحیاء التراث العربی، ب ت)، 4:1820۔حدیث نمبر 97۔
[7] ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1417ھ)، 11:77۔


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

**الْأَشْكَلُ: عَلَى مَا فِي الْقَامُوسِ مَا فِيهِ حُمْرَةٌ وَبَيَاضٌ مُخْتَلِطَةٌ، أَوْ مَا فِيهِ بَيَاضٌ يَضْرِبُ إِلَى حُمْرَةٍ۔8**

جیسا کہ قاموس میں ہے اشکل جس میں سرخی اور سفیدی کا اختلاط ہو یا اس میں سفیدی ہو جو کہ سرخی کو کم کردے۔

منہوش العقبین کی وضاحت بھی قاموس کے حوالے سے درج ذیل الفاظ میں اس طرح کرتے ہیں۔

**بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ: مُفَرَّقُهُمَا عَلَى مَا فِي الْقَامُوسِ فِي الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ 9**

شین معجمہ کے ساتھ یعنی ان دونوں کا الگ الگ ہونا جیسا کہ قاموس میں مھملہ اور معجمہ ہے۔

2۔اسی باب کی دوسری فصل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حلیہ مبارکہ کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

**لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ10**

رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ پست قد بلکہ میانہ قد لوگوں میں سے تھے۔

اس روایت میں متعدد غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سب سے پہلا غریب لفظ ہے الممغط ہے۔آپ اس کی شرح قدرے تفصیل سے کرتے ہیں اور سب سے پہلے اس کا کے اعراب کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغط ہے۔جس کا معنی کھینچنا ہے پھر ابن الاثیر کا جامع الاصول کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں کہ یہ باب انفعال سے ہے اور اس کے بعد میرک کے حوالے سے جن محدثین نے اس کو تمغیط سے اسم فاعل بنایا ان کی تغلیط کرتے ہیں جن کی موافقت جوہری نے بھی کی اور شیخ الجزریؒ نے تصحیح المصابیح میں جس کی اتباع کی۔اس کے بعد النہایۃ کے حوالے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**بِضَمِّ الْمِيمِ الْأُولَى وَتَشْدِيدِ الثَّانِيَةِ الْمَفْتُوحَةِ وَكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيِ: الْمَمْدُودِ مِنَ الْمَغْطِ وَهُوَ الْمَدُّ، وَهُوَ مِنْ بَابِ الِانْفِعَالِ عَلَى مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ، وَخَطَّأَ الْمُحَدِّثِينَ فِي جَعْلِهِ اسْمَ فَاعِلٍ مِنَ التَّمْغِيطِ، وَوَافَقَهُمُ الْجَوْهَرِيُّ وَتَبِعَهُ الشَّيْخُ الْجَزَرِيُّ فِي تَصْحِيحِ الْمَصَابِيحِ كَذَا ذَكَرَهُ مِيرَكُ. وَفِي النِّهَايَةِ: هُوَ بِتَشْدِيدِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ، الْمُتَنَاهِي فِي الطُّولِ مِنْ أَمْغَطَ النَّهَارُ إِذَا امْتَدَّ وَمَغَطْتُ الْحَبْلَ وَغَيْرَهُ إِذَا مَدَدْتَهُ، وَأَصْلُهُ مِنْ مَغَطَ وَالنُّونُ لِلْمُطَاوَعَةِ، فَقُلِبَتْ مِيمًا وَأُدْغِمَتْ فِي الْمِيمِ، وَيُقَالُ: بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ بِمَعْنَاه ۔11**

پہلی میم کے ضمہ کی ساتھ اور دوسری کی تشدید اور فتح کے ساتھ اور غین معجمہ کے کسرہ کے ساتھ اور یہ باب انفعال میں سے ہے جیسا کہ ابن الاثیر نے جامع الاصول میں ذکر کیا۔محدثین نے اسے تمغیط سے اسم فاعل بنانے میں غلطی کی جوہری نے اسکی موافقت کی اور شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں اسکی پیروی کی جیسا کہ میرک نے ذکر کیا۔نہایہ میں ہے کہ کہ وہ دوسری میم کی شد کے ساتھ ہے۔لمبائی میں زیادہ ہونا یہ امغط النھار سے ہے یعنی جب دن بڑھ جائے اور جب آپ رسی کو کھینچے تو

[8] ایضا،9:3701۔

[9] ایضا،11:77۔

[10] محمد بن عیسیٰ الترمذی،الجامع الکبیر(سنن ترمذی)(بیروت:دارالغرب الاسلامی،1998ء)،6:35،حدیث:3638۔

[11] قاری،مرقاۃ المفاتیح،11:81۔


OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

بھی کہا جاتا ہے مغطت الحبل میں نے رسی کھینچی اور اس کی اصل مغظ ہے نون مطاوعت کے لیے ہے۔ میم کو بدلا گیا اور اس کو میم کے اندر مدغم کر دیا گیا اور یہ بھی کہا جاتا کہ عین مھملہ کے ساتھ اپنے معنی کے ساتھ۔

اس کے بعد بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ میں المتردد غریب لفظ ہے آپ اس کی مختصر اشرح کرتے ہوئے سب سے پہلے اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ بہت چھوٹا اور پھر اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ بعض اجزاء کا بعض میں ملا ہونا۔

**أَيِ: الْمُتَنَاهِي فِي الْقِصَرِ كَأَنَّهُ تَرَدَّدَ بَعْضُ خَلْقِهِ عَلَى بَعْضٍ، وَانْضَمَّ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، وَتَدَاخَلَتْ أَجْزَاؤُهُ**[12]

یعنی بہت چھوٹا ہونا گویا جسم کا بعض حصہ بعض میں داخل ہو جانا اور اس کے بعض اجزاء کا بعض میں داخل ہو جانا۔

اس کے بعد رَبْعَةً کی مختصر اشرح کرتے ہوئے اس کا معنی بیان کرتے ہیں کہ افراد میں درمیانہ۔

**أَيْ: مُتَوَسِّطًا مِمَّا بَيْنَ أَفْرَادِهِمْ، فَهُوَ فِي الْمَعْنَى تَأْكِيدٌ لِمَا قَبْلَه**[13]

یعنی اپنے افراد کے درمیان درمیانہ، وہ معنی کے اعتبار سے اپنے سے پہلے کی تاکید ہے۔

3۔ **لَخُلُوفِ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ**[14]"روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے بہتر ہے"

کتاب الصوم میں روزے کے فضائل میں وارد درج بالا حدیث پاک میں لَخُلُوفِ کا لفظ غریب ہے اسی کی شرح ملا علی قاریؒ مختصر ایوں کرتے ہیں:

**بِفَتْحِ لَامِ الِابْتِدَاءِ تَأْكِيدًا، وَبِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ مِنْ خَلُفَ فَمُهُ إِذَا تَغَيَّرَ رَائِحَةُ فَمِهِ، خُلُوفًا بِالضَّمِّ لَا غَيْرُ، قَالَ الزَّرْكَشِيُّ: وَمِنْهُمْ مَنْ فَتَحَ الْخَاءَ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَهُوَ خَطَأٌ، أَيْ مَا يُخَلَّفُ بَعْدَ الطَّعَامِ فِي فَمِ الصَّائِمِ مِنْ رَائِحَةٍ كَرِيهَةٍ بِخِلَافِ الْمُعْتَادِ**[15]

شروع میں لام کے فتح کے ساتھ تاکید کے لیے، خاء معجمہ کی پیش کے ساتھ یہ خلف فمہ سے ہے جب منہ کی بو بدل جائے۔امام زرکشیؒ نے کہا خلوف پیش کے ساتھ آئے گا اس کے علاوہ نہیں بعض نے خاء کو فتح دی امام خطابیؒ نے کہا یہ غلط ہے اس سے مراد کھانے کے بعد روزہ دار کے منہ سے جو ناپسندیدہ بو آتی ہے۔

اسی روایت میں آگے الفاظ ہیں وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ [16]اور روزہ ڈھال ہے اس میں جُنَّةٌ غریب لفظ ہے۔اس کی بھی وضاحت ملا علی قاریؒ مختصر ایوں کرتے ہیں:

**بِضَمِّ الْجِيمِ أَيْ وِقَايَةٌ كَالْقَوْسِ، وَالْمُرَادُ أَنَّهُ حِجَابٌ وَحِصْنٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الْمَعَاصِي فِي الدُّنْيَا وَمِنَ النَّارِ فِي الْعُقْبَى**[17]

جیم کے ضمہ کے ساتھ یعنی قوس کی طرح بچاو۔اس سے مراد ہے کہ وہ حجاب ہے اور روزہ دار کے لیے دنیا میں گناہوں سے بچاو اور آخرت میں آگ سے بچاؤ کا قلعہ ہے۔

[12] ایضا، 82:11۔
[13] ایضاً، 81:11۔
[14] ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری (مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، 24:3۔
[15] قاری، مرقاۃ المفاتیح، 232:4۔
[16] اماما مسلم، صحیح مسلم، 807:2۔
[17] قاری، مرقاۃ المفاتیح 233:4۔


CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

اسی روایت میں آگے الفاظ ہیں **فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ** [18]

اس حدیث مبارکہ میں یَسْخَبْ غریب لفظ ہے جسکی شرح آپ اس طرح کرتے ہیں:

**بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ لَا يَرْفَعْ صَوْتَهُ بِالْهَذَيَانِ، وَإِنَّمَا نَهَى عَنْهُمَا لِيَكُونَ صَوْمُهُ كَامِلًا، فَالْمَعْنَى لِيَكُنِ الصَّائِمُ صَائِمًا عَنْ جَمِيعِ الْمَنَاهِي وَالْمَلَاهِي، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: وَلَا يَجْهَلْ، قَالَ الزَّرْكَشِيُّ: وَهُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ مَا يَقْتَضِيهِ الْعِلْمُ** [19]

خاء معجمہ کے فتح کے ساتھ یعنی فضول چیزوں سے اپنی آواز بلند نہ کرے۔ان سے اسی لیے روکا گیا ہے تاکہ اس کا روزہ کامل ہو جائے پس اس کا معنی ہے کہ روزہ دار ہر طرح کی منع کی ہوئی اور لغویات سے رک جائے۔بخاری کی روایت میں ہے لا یجھل زرکشی نے کہا اس کا مطلب علم کے تقاضے کے خلاف عمل کرنا ہے۔

4۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: «مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ** [20]

کتاب المناسک کی فصل اول کی درج بالا حدیث مبارکہ میں رفث کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی و مفہوم میں علما کا اختلاف ہے لہذا اسکی وضاحت کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ سب سے پہلے اس کے اعراب کو بیان کرتے ہیں اس کے بعد علامہ سیوطیؒ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رفث کا اطلاق جماع، تعریض اور فحش گفتگو پر ہوتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔اسکے بعد کہتے ہیں کہ رفث جماع کے ذکر کی صراحت ہے۔پھر علامہ الازھری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک جامع کلمہ ہے جو ہر اس چیز پر دلالت کرتا ہے جو ایک آدمی عورت سے چاہتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حج میں رفث سے مراد عورتوں کے پاس آنا ہے۔اسکے بعد ابن الملک کا قول نقل کرتے ہیں کہ رفث فحش گفتگو کو کہتے ہیں اور عورت سے جماع کی گفتگو کرنا ہے۔

**بِتَثْلِيثِ الْفَاءِ وَالضَّمُّ أَشْهَرُ قَالَ السُّيُوطِيُّ - رَحِمَهُ اللَّهُ - الرَّفَثُ يُطْلَقُ عَلَى الْجِمَاعِ، وَعَلَى التَّعْرِيضِ، وَعَلَى الْفُحْشِ فِي الْقَوْلِ، وَهُوَ الْمُرَادُ هُنَا وَفَاؤُهُ مُثَلَّثَةٌ فِي الْمَاضِي وَالْمُضَارِعِ وَالْأَفْصَحُ الْفَتْحُ فِي الْمَاضِي وَالضَّمُّ فِي الْمُضَارِعِ وَالرَّفَثُ التَّصْرِيحُ بِذِكْرِ الْجِمَاعِ، وَقَالَ الْأَزْهَرِيُّ هُوَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لِكُلِّ مَا يُرِيدُهُ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ، وَقِيلَ الرَّفَثُ فِي الْحَجِّ إِتْيَانُ النِّسَاءِ، وَالْفُسُوقُ السِّبَابُ، وَالْجِدَالُ الْمُمَارَاةُ مَعَ الرُّفَقَاءِ وَالْخَدَمِ، وَلَمْ يَذْكُرِ ۔وَقَالَ ابْنُ الْمَلِكِ الرَّفَثُ الْفُحْشُ مِنَ الْقَوْلِ، وَكَلَامُ الْجِمَاعِ عِنْدَ النِّسَاءِ** [21]

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: (8/ 3485) »

[18] امام مسلم، صحیح مسلم، 2:807۔

[19] قاری، مرقاۃ المفاتیح، 4:1363۔

[20] امام مسلم، صحیح مسلم، 2:807۔

[21] قاری، مرقاۃ المفاتیح، 5:1741۔


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

5۔باب قصہ ابن صیاد کی فصل اول کی پہلی حدیث مبارکہ جس میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن صیاد سے ملاقات کا ذکر ہے۔ابن صیاد سے گفتگو کے دوران رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ میں نے تمہارے لیے اپنے جی میں ایک بات کو چھپایا ہے اور جو بات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے چھپائی تھی وہ یہ آیہ مبارکہ تھی۔**يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ**[22] اس نے جواباکہا وہ پوشیدہ بات جو تمہارے جی میں ہے درخ ہے۔

اب اس حدیث مبارکہ میں لفظ الدُّخّ استعمال ہوا ہے جو کہ غریب اور غیر مانوس ہے۔

لہذا اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لفظ الدخ کی وضاحت کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ سب سے پہلے اس کا اعراب واضح کرتے ہیں کہ یہ دال کی شد اور ضمہ کے ساتھ آتا ہے اور فتح بھی کہا گیا ہے اور کسر بھی بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد النہایہ کے حوالے سے اس کے اعراب کو مزید بیان کرتے ہیں کہ دخ دال کے ضمے اور فتح کے ساتھ ہے اس سے مراد دخان ہے کیونکہ اس آیہ مبارکہ سے یہی معنی مراد لیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو جبل دخان پر قتل کریں گے۔پس یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے اس کے قتل کی طرف تعریض ہو۔اس کے بعد قاموس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ یہ دال کے فتح اور ضمہ کے ساتھ ہے اور اس سے مراد دخان ہے۔ قاموس کا حوالہ دینے کے بعد ملا علی قاریؒ کہتے ہین ہے کہ اگر اسے دال کی پیش اور خ کی تخفیف کے ساتھ روایت کیا جاتا تو اس میں ایک نکتہ ہوتا کہ یہ دھوئیں کی علامت اور اس کے ادراک کی کمی کا واضح بیان ہے،جیسا کہ کاہنوں کی عادت ہوتی ہے:اس کے بعد آپ امام نوویؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہ لفظ دال کے ضمہ اور خا کی شد کے ساتھ ہے۔اور یہ لغت میں دخان کے معنی میں ہے۔اور خبات کا معنی یہ ہے کہ میں نے تمہارے لیے دخان کا لفظ دل میں سوچا ہے۔ صحیح و مشہور یہ کہ جناب رسالت مآب نے سورہ دخان کی یہ آیت دل میں سوچی تھی۔{فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ}۔اس کے بعد آپ قاضی عیاضؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے سب سے صحیح قول یہ ہے کہ جناب رسالت ماب نے جو آیت اپنے دل میں سوچی تھی ابن صیاد اس میں سے صرف ایک ہی ناقص لفظ بتا سکا جیسا کہ کاہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ شہاب ثاقب کے آنے سے پہلے شیطان جتنا کچھ بھی حاصل کرلیتا ہے وہ کاہن کو القاء کر دیتا ہے۔اس پر دارمی کی وہ روایت دلالت کرتی ہے جو انہوں نے روایت کی ہے۔

**فَقَالَ: " هُوَ الدُّخُّ " : بِضَمٍّ فَتَشْدِيدٍ، وَقِيلَ: بِالْفَتْحِ، وَحُكِيَ الْكَسْرُ أَيْضًا، فَفِي النِّهَايَةِ: الدُّخُّ بِضَمِّ الدَّالِ وَفَتْحِهَا الدُّخَانُ ; لِأَنَّهُ أَرَادَ بِذَلِكَ {يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] ، وَقِيلَ إِنَّ عِيسَى يَقْتُلُ الدَّجَّالَ بِجَبَلِ الدُّخَانِ، فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَهُ تَعْرِيضًا لِقَتْلِهِ. وَفِي الْقَامُوسِ: الدَّخُّ وَيُضَمُّ الدُّخَانُ. أَقُولُ: وَلَوْ رُوِيَ بِضَمِّ الدَّالِ وَتَخْفِيفِ الْخَاءِ، لَكَانَ لَهُ وَجْهٌ فِي أَنَّهُ رَمْزٌ وَإِشَارَةٌ إِلَى الدُّخَانِ وَتَصْرِيحٌ بِنُقْصَانِ إِدْرَاكِهِ، كَمَا هُوَ دَأْبُ الْكُهَّانِ»**

[22] الدخان 44:10۔


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 25, 2026

»وَقَالَ النَّوَوِيُّ - رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهُوَ بِضَمِّ الدَّالِ وَتَشْدِيدِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ، وَهِيَ لُغَةٌ فِي الدُّخَانِ، وَمَعْنَى خَبَّأْتُ أَضْمَرْتُ لَكَ اسْمَ الدُّخَانِ، وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ أَنَّهُ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَضْمَرَ لَهُ آيَةَ الدُّخَانِ، وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى: {فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ} [الدخان: 10] . قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ - رَحِمَهُ اللَّهُ: وَأَصَحُّ الْأَقْوَالِ أَنَّهُ لَمْ يَأْتِ مِنَ الْآيَةِ الَّتِي أَضْمَرَهَا النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِلَّا بِهَذَا اللَّفْظِ النَّاقِصِ عَلَى عَادَةِ الْكُهَّانِ إِذَا أَلْقَى الشَّيْطَانُ إِلَيْهِمْ بِقَدْرِ مَا يَخْطِفُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ الشِّهَابُ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ مَا ذَكَرَهُ الدَّارِمِيُّ عَنْهُ۔[23]

6۔قالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: " «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ « "وَفِي رِوَايَةٍ: " «إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا» ". رَوَاهُ مُسْلِم.

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سرسبز وشاداب زمین میں سفر کروتو اونٹوں کو زمین سے ان کا حق دو(تاکہ وہ پیٹ بھر کر چریں اور تیز چلیں)اور جب تم قحط سالی کے زمانے میں ان پر سفر کرو تو ان پر جلدی سفر کرو۔ نیز جب تم کہیں رات میں پڑاوڈالو تو راستے سے اجتناب کرو۔وہ رات کے وقت چوپائے کے چلنے کی جگہ اور زہریلے جانوروں کا مسکن ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب تم قحط سالی کے زمانے میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر طے کرو جبکہ اونٹوں میں گودا موجود ہو۔

باب آداب السفر کی فصل اول کی درج بالا حدیث مبارکہ کے آخر میں نِقْی کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی و مفہوم میں اختلاف ہے لہذا صاحب مرقاۃ حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے اس لفظ پر تفصیلی بحث کرتے ہیں اور سب سے پہلے اس کے اعراب کو بیان کرتے اس کے معنی کو بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد گودا ہے ۔اس کے بعد علامہ تورپشتی کا قول نقل کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے نقب کو باموحدہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ضمیر کا مرجع الارض اور نقب کی تفسیر طریق بیان کی ہے لیکن یہ بات بے بنیاد ہے اور یہ ان تصحیفات میں سے ہے جس میں ایک عالم پھسل جاتا ہے جاہل کا تو کیا ہی کہنا۔

بِكَسْرٍ فَسُكُونٍ فَتَحْتِيَّةٍ ; أَيْ: أَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ مَا دَامَتْ قَوِيَّةً بَاقِيَةَ النِّقْيِ، وَهُوَ الْمُخُّ. قَالَ التُّورِبِشْتِيُّ: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَرْوِي نَقْبَهَا بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ بَعْدَ الْقَافِ، وَيَرَى الضَّمِيرَ فِيهِ رَاجِعًا إِلَى الْأَرْضِ، وَيُفَسِّرُ النَّقْبَ بِالطَّرِيقِ وَلَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ مِنَ التَّصْحِيفَاتِ الَّتِي نَزَلَ فِيهَا الْعَالِمُ فَضْلًا عَنِ الْجَاهِلِ

اس کے بعد اشرف کا قول نقل کرتے ہیں کہ الصحاح میں لکھا ہے کہ نقب البعیر (قاف کے کسرہ کے ساتھ) کا معنی ہے اونٹ کا گھسے ہوئے کھر والا ہونا اور انقبھم الرجل آدمی کا گھسے ہوئے کھر والے اونٹ کا مالک بننا وَنَقِبَ الْخُفُّ الْمَلْبُوسُ پہنے ہوئے موزے کا پھٹا ہوا ہونا۔پس ممکن ہے کہ یہ لفظ اس مزکورہ معنی پر محمول ہو تو اس صورت میں یہ تصحیف نہیں ہو گی۔اس کے بعد ملا علی قاریؒ اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ لیکن چونکہ روایتا یہ ضبط ثابت نہیں اس لئے تصحیف کا قول اپنی جگہ برقرار ہے۔

[23] قاری، مرقاۃ المفاتیح، 5:1741۔


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 2 (April-June) 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 25, 2026

قَالَ الْأَشْرَفُ فِي الصِّحَاحِ: نَقِبَ الْبَعِيرُ بِالْكَسْرِ إِذَا رَقَّتْ أَخْفَافُهُ، وَأَنْقَبَ الرَّجُلُ إِذَا نَقِبَ بَعِيرُهُ وَنَقِبَ الْخُفُّ الْمَلْبُوسُ إِذَا تَخَرَّقَتْ، فَيُمْكِنُ أَنْ يُجْعَلَ هَذَا اللَّفْظُ بِهَذَا الْمَعْنَى، فَلَا يَكُونُ تَصْحِيفًا. قُلْتُ: حُكْمُ الشَّيْخِ عَلَيْهِ بِالتَّصْحِيفِ فَرْعُ عَدَمِ ثُبُوتِهِ وَوُجُودِ ثُبُوتِ الرِّوَايَةِ بِغَيْرِهِ، فَبِمِثْلِ هَذَا الِاحْتِمَالِ مِنَ الدِّرَايَةِ لَا يَرْتَفِعُ كَوْنُهُ تَصْحِيفًا فِي الرِّوَايَةِ ; لِأَنَّهُ لَمْ يَدَّعِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ مَعْنًى، حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْهِ مَا ذَكَرَهُ مِنَ الْمَبْنِيِّ. وَفِي شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلنَّوَوِيِّ: " نِقْيَهَا " بِكَسْرِ النُّونِ وَإِسْكَانِ الْقَافِ وَهُوَ الْمُخُّ اهـ

وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مَنْصُوبٌ عَلَى أَنَّهُ مَفْعُولُ " بَادِرُوا " وَعَلَيْهِ الْأُصُولُ مِنَ النُّسَخِ الْمَضْبُوطَةِ. قَالَ الطِّيبِيُّ: يَحْتَمِلُ الْحَرَكَاتِ الثَّلَاثَ أَنْ يَكُونَ مَنْصُوبًا مَفْعُولًا بِهِ وَبِهَا حَالٌ مِنْهُ ; أَيْ: بَادِرُوا نِقْيَهَا إِلَى الْمَقْصِدِ مُلْتَبِسًا بِهَا، أَوْ مِنَ الْفَاعِلِ ; أَيْ: مُلْتَبِسِيْنَ بِهَا، وَيَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الْبَاءُ سَبَبِيَّةً ; أَيْ: بَادِرُوا بِسَبَبِ سَيْرِهَا نِقْيَهَا، وَأَنْ تَكُونَ لِلِاسْتِعَانَةِ ; أَيْ: بَادِرُوا نِقْيَهَا مُسْتَعِينِينَ بِسَيْرِهَا، وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا فَاعِلًا لِلظَّرْفِ، وَهُوَ حَالٌ ; أَيْ: بَادِرُوا إِلَى الْمَقْصِدِ مُلْتَبِسًا بِهَا نِقْيُهَا، أَوْ مُبْتَدَأً وَالْجَارُّ وَالْمَجْرُورُ خَبَرُهُ، وَالْجُمْلَةُ حَالٌ كَقَوْلِهِمْ: فُوهُ إِلَى فِيَّ، وَأَنْ يَكُونَ مَجْرُورًا بَدَلًا مِنَ الضَّمِيرِ الْمَجْرُورِ، وَالْمَعْنَى سَارِعُوا بِنَقْبِهَا إِلَى الْمَقْصِدِ بَاقِيَةَ النِّقْيِ، فَالْجَارُّ وَالْمَجْرُورُ حَالٌ، وَلَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ يَسْتَقِيمُ الْمَعْنَى مَعَ إِرَادَةِ نَقْبِ الْخُفِّ اهـ. مُلَخَّصًا۔[24]. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) : وَكَذَا أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ«

## خلاصہ کلام

غریب الحدیث، علوم حدیث کی ایک اہم شاخ ہے جس کا مقصد احادیثِ نبویہ میں وارد ایسے غیر مانوس، کم استعمال یا مشکل الفاظ کے معانی و مفاہیم کو واضح کرنا ہے تاکہ سنتِ نبوی کی درست فہم حاصل ہو سکے۔ محدثین نے اس فن کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اس پر مستقل تصانیف مرتب کیں، جن میں بعد کے ادوار میں ملا علی قاریؒ کی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

اس مقالے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ملا علی قاریؒ نے غریب الحدیث کی شرح میں کسی ایک جامد اسلوب کو اختیار نہیں کیا بلکہ ہر لفظ کی نوعیت اور سیاق کے مطابق متنوع اور جامع منہج اپنایا۔ آپؒ لغوی تحقیق، صرفی و نحوی تجزیہ، مختلف قراءات و اعراب کی وضاحت، معتبر لغات خصوصاً القاموس المحیط اور النہایہ سے استدلال، سابقہ محدثین و شارحین جیسے امام نوویؒ، ابن الاثیرؒ، خطابیؒ، زرکشیؒ اور دیگر ائمہ کے اقوال کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں، پھر دلائل کی روشنی میں راجح قول کو اختیار کرتے ہیں۔ متعدد مقامات پر آپؒ حدیث کے سیاق و سباق اور دیگر روایات سے بھی الفاظ کے معانی کی تائید کرتے ہیں، جس سے شرح مزید مضبوط اور قابلِ اعتماد بن جاتی ہے۔

مجموعی طور پر مرقاۃ المفاتیح میں غریب الحدیث کی تشریح کا منہج ملا علی قاریؒ کی علمی وسعت، لغوی مہارت، حدیث فہمی اور تحقیقی بصیرت کا مظہر ہے۔ یہی خصوصیات اس شرح کو غریب الفاظِ حدیث کے فہم کے لیے ایک مستند ماخذ بناتی ہیں اور اسے علومِ حدیث کے طلبہ اور محققین کے لیے یکساں طور پر مفید اور قابلِ اعتماد مرجع کی حیثیت عطا کرتی ہیں۔

[24] قاری، مرقاۃ المفاتیح، 5:1741۔



OPEN ACCESS
CC BY